وفات جناب فاطمہؑ بنت اسد

<"xml encoding="UTF-8?>

وفات جناب فاطمہؑ بنت اسد
حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف 55 سال قبل از ہجرت اس دنیا میں تشریف لائیں. اور رحلت 23 صفرالمظفر یا پھر سات رمضان المبارک کو ہوئی جبکہ ہجری میں اختلاف ہے۔ آپ امام علی علیہ السلام کی والد ماجد اور حضرت ابوطالبؑ کی زوجہ تھیں جبکہ آپکی والد ماجد کا نام فاطمہ بنت ہرم بن رواحہ ہے. جناب فاطمہؑ بنت اسد، خواتین میں دوسری خاتون ہیں جو رسول اللہ (ص) پر ایمان لائیں.

شادی
آپ کی شادی محسن اسلام، سردار قریش، کلید بردار کعبہ جناب ابوطالبؑ سے ہوئی.
حضرت عبدالمطلبؑ کے بیٹے ابوطالب علیہ السلام اور جناب اسد کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا پہلے ہاشمی میاں بیوی تھے.

ان کا نکاح لوگوں کے اجتماع میں پڑھا گیا اور جناب ابوطالبؑ نے جناب اسد سے مخاطب ہو کر یوں خطبہ پڑھا: حمد اس خدا کی جو عالمین کا رب ہے، عرش کا مالک ہے، و خدا جس نے ہمیں خانہ کعبہ کی خدمت کے لیے منتخب کیا اور ہمیں عزت وشرف عطا کیا خدا نے ہمیں شک اور عیب سے پاس کیا اور ہمیں دوسرے قبائل پر برتری دی اور ہمارے خاندان کو حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی اولاد سے قرار دیا.

میں فاطمہ بنت اسد کا نکاح اپنے ساتھ کر رہا ہوں، اس کے بعد حق مہر دیا.
پھر جناب اسد سے پوچھتے ہیں کہ آپ گواہی دیں. جناب اسد نے کہا:
ہم بھی تیرے ساتھ فاطمہ کی شادی پر راضی ہیں.
اس کے بعد لوگوں کو کھانا کھلایا گیا.

محدثہ
جناب فاطمہ بنت اسد محدثہ بھی ہیں یعنی احادیث کو نقل کرنے والی ہیں. انہوں نے رسول خداؐ سے چھیالیس احادیث نقل کی ہیں جن میں سے کچھ احادیث کتب احادیث میں ہیں اور متفق علیہ بھی ہیں.

بیعتِ رسولؐ
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
جب رسول خدا کو نبوت ملی تو جزیرۃ العرب کے بہت کم لوگوں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی. یہ لوگ اسلام میں سبقت کرنے والے مشہور ہیں.

شیخ عباس قمی لکھتے ہیں:
فاطمہ بنت اسد اسلام لانے میں سبقت کرنے والوں میں سے ہے. ابھی دس افراد نے اسلام قبول کیا تھا اور آپ

گیارہواں فرد تھیں. رسول خدا نے آپ کا بہت اکرام کیا اور ماں کہہ کر پکارا۔

ابن ابی الحدید کہتا ہے:
اسلام قبول کرنے والوں میں سے گیارہویں شخصیت فاطمہ بنت اسد ہیں اور خدیجہ کے بعد پیغمبر کی بیعت کرنے والی پہلی خاتون ہیں۔

زبیر کہتا ہے:
فاطمہ عورتوں میں سے سب سے پہلے بیعت کرنے والی تھیں جب یہ آیت نازل ہوئی:
"یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآئَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ."
اے پیغمبر! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں اور تجھ سے ان شرائط پر بیعت کریں.
تو عورتوں نے آنحضرت کی بیعت کی، فاطمہ بنت اسد نے سب سے پہلے بیعت کی. .

پرورشِ رسولؐ
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابو طالب علیہ السلام کی کفالت میں آئے تو انہی کی گود پیغمبر اکرم ایسے ہادی اکبر اور راہنمائے اعظم کی گہوار کی تربیت بنی اور انہی کی آغوش محبت و شفقت میں پرورش پائی. اور اس دلسوزی سے دیکھ بھال کی کہ عبداللہ کے یتیم کو ماں کی کمی کا احساس نہ ہونے دیا. اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی انہیں ماں سمجھتے، ماں کہہ کر پکارتے اور ماں ہی کی طرح عزت و احترام کرتے تھے.
چنانچہ ان کی شفقت و محبت کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا:
"لم یکن بعد ابی طالب ابربی منھا."
یعنی ابو طالب کے بعد ان (فاطمہ بنت اسد) سے زیاد کوئی مجھ پر شفیق و مہربان نہ تھا.

رحلت
جب دارِ دنیا سے آپ نے رحلت فرمائی تو حضرت علی علیہ السلام روتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اطلاع دینے آئے. نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو پوچھا کہ کیا بات ہے؟

عرض کیا: ابھی ابھی میری والد انتقال کر گئیں ہیں۔

آنحضرت نے آبدید ہو کر فرمایا:
خدا کی قسم! و میری بھی ماں تھیں.
اور پھر اپنا پیراہن اتار کر دیا اور فرمایا:
"یہ پیراہن انہیں کفن کے طور پر پہنایا جائے."

اور جب قبر کھودی جا چکی تو انہیں دفنانے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم خود قبر میں اترے، اسے کناروں سے کھود کر کشاد کیا اور کچھ دیر کے لئے لحد میں لیٹ گئے. اور دائیں بائیں کروٹ لینے کے بعد باہر آئے اور روتے ہوئے فرمایا:
"جزاک اللّٰہ من ام خیر اللّٰہ کنت خیر ام."

ترجمہ:

اے مادر گرامی! خدا آپ کو جزائے خیر دے آپ بہترین ماں تھیں.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس امتیازی برتاؤ کو دیکھ کر کچھ لوگوں نے کہا:

یا رسول اللہ! کسی اور کے لئے یہ چیزیں آپ سے دیکھنے میں نہیں آئیں؟

فرمایا:

میرے چچا ابوطالب (علیہ السلام) کے بعد اس خاتون فاطمہ بنت اسد (س) کے سب سے زیاد مجھ پر احسانات ہیں.

آپ کی قبر اقدس جنت البقیع میں ہے۔

حوالہ جات:

استیعاب، ج2، ص774۔

تاریخ خمیس، ج2، ص526۔